بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | سوموار ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۱۶ صلح ۱۳۶۳ ہش ۱۶ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

ڈچ ترجمہ قرآنِ کریم کا تیسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا

قرآن مجید خدائے لم یزل کی آخری شریعت اور کامل کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیامت تک رہنے والا زندہ جاوید اعجاز ہے۔ اس کی نظیر دنیا نہ لا سکی نہ لا سکے گی۔ اس کتاب کے بارہ میں خدا کا وعدہ ہے:۔

"لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ"

باطل اس میں کبھی بھی راہ نہ پا سکے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

جماعت احمدیہ دنیا کو اس کتاب سے متعارف کرانے کے لئے ۱۰ زبانوں میں اس کے تراجم شائع کرا چکی ہے۔ آٹھ زبانوں میں تراجم زیر تکمیل ہیں۔ بعض تراجم کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں

مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ انچارج ہالینڈ اطلاع دیتے ہیں کہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن چھپ کر مشن ہاؤس آ گیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۳ء میں چھپا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۹ء میں۔ اب تیسرا ایڈیشن حسب سابق عربی متن کے ساتھ ڈچ ترجمہ میں شائع ہوا۔

یہ ایڈیشن بہت دیدہ زیب جلد میں ہے جس پر سنہری حروف میں قرآن مجید کے الفاظ کندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پاک کلام کی اشاعت کی بیش از بیش توفیق عطا فرما دے۔ تا اس کتاب کے نور سے شرق و غرب منور ہو جائیں۔

مرسلہ

(وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ کا گورمکھی ترجمہ قرآن کریم ملنے پر

مشہور بھارتی صحافی خوشونت سنگھ کے تاثرات:

(انگریزی سے ترجمہ)

قرآن کو دوبارہ پڑھنے کے بارہ میں:

ایک صبح پگڑیوں میں ملبوس چند داڑھی والے مولویوں نے مجھے قرآن کریم کا پنجابی ترجمہ پیش کیا۔ یہ ترجمہ سکھ نو مسلم گیانی عباد اللہ کا کیا ہوا ہے۔ اور پیش کرنے والے احمدی مبلغ تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغ یعنی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ میں نے کبھی قرآن کو شروع سے آخر تک نہیں پڑھا صرف چند منتخبہ حصے پڑھے ہیں۔ ویسے میں نے تالمود یا انجیل بلکہ گرنتھ صاحب تک شروع سے آخر تک نہیں پڑھی۔ (اگرچہ میں نے گرنتھ صاحب کے بعض حصوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے) مقدس تحریروں میں سے میں نے صرف چند مختصر اپنشد اور بھگوت گیتا پڑھے ہیں جن کو پڑھنے میں ایک گھنٹہ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ میرے مطالعہ میں اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ مجھے قدیم مذہبی کتابیں تکرار سے پُر اور بور لگتی ہیں۔ جب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو دن کے کئی گھنٹے اپنی مقدس تحریریں پڑھنے میں گزار دیتے ہیں اور ان کتابوں کی تلاوت سن کر ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں کسی قیمتی شے سے محروم ہوں۔ شاید یہ الفاظ کا ترنم ہے جو ان کے دل کو لبھاتا ہے۔ کم از کم قرآن کی عربی۔ گیتا کی سنسکرت اور گورو ارجن کی سنت بھاشا میں تو یہ چیز موجود ہے۔ مطلب جتنا بھی کم سمجھ میں آئے الفاظ کا جادو اتنا ہی چھاتا ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ میں یہ گورمکھی ترجمہ قرآن جو اس زبان میں تیسرا ترجمہ ہے شاید ہی پڑھ سکوں گا۔ البتہ اس تحفہ سے متاثر ہو کر میں نے اپنی الماری میں پڑے ہوئے انگریزی تراجم اٹھائے۔ مجھے یہ یاد کر کے خوشی ہوئی کہ میں نے تو ۴۰ سال قبل ایک مولوی صاحب سے تقریباً سارا قرآن عربی کا اصل PICKTHALL کے ترجمہ کے ساتھ پڑھا تھا۔ میں نے کئی آیات کے نیچے خط کھینچا ہوا تھا۔ ان کے اخلاقی پیغام کی وجہ سے یا ان کی ادبی خوبی کی وجہ سے۔ لیکن پتہ نہیں کیوں ان آیات میں جن سے میری توجہ کھینچی تھی آیت الکرسی نہیں تھی۔ یہ آیت مسلمانوں کے مزاروں پر۔ تعویذوں اور ہاروں پر لکھی ہوتی ہے (میرے پاس ایک BIRD پلیٹ ہے جس پر یہ آیت چاندی کے حروف سے لکھی ہوئی ہے) میں یہ جاننا چاہونگا کہ یہ آیت خوف سے بچنے کے لئے کیوں استعمال کی جاتی ہے:۔

"اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جب نہ کوئی لین دین ہو گا۔ نہ دوستی اور (باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ ۱۳ صلح / جنوری۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے حسب استعداد اپنے اندر صفات باری تعالیٰ پیدا کرنے سے متعلق بعض سابقہ خطبات کے تسلسل میں آج کے خطبہ میں عفو کے خلق پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو اپنے اندر یہ عظیم صفت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور نے فرمایا عفو کی تعریف یہ ہے کہ کسی کو کسی برائی یا خطا کا ارتکاب کرتے دیکھ کر اس سے یوں نظریں ہٹا لینا کہ گویا دیکھا ہی نہیں اور اس ظلم کا نشانہ خود فرد کی اپنی ذات بھی ہو تو اس ظلم و زیادتی کا ارتکاب کرنے والے کو کاملاً معاف کر دینا۔ حضور نے فرمایا۔ جب ظلم کا نشانہ انسان خود ہو اور بدی کے مرتکب کو معاف کر دینے سے اپنے سوا کسی دوسرے کی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو عفو کی کوئی حد نہیں ہوا کرتی۔ مخالف بار بار ظلم کرے اور آپ اسے بار بار عفو سے (باقی صفحہ ۸ پر)

نہایت ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل بابت ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء کے صفحہ اول پر جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ کالم ۲ کی سطر ۱۵ میں سہو کتابت سے ایک لفظ غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہے۔

"حضور نے اہل دنیا کو اس ظلم سے باز آنے کی تلقین فرمائی اور احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے احمدیو! تم پورے جذبہ سے ظلم کے خلاف کھڑے ہو جاؤ اور اپنی جان و مال اور اپنی ہر کوشش دنیا میں عدل کے قیام کے لئے صرف کر دو۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔ ادارہ الفضل اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ر ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۱۶ر صلح ۱۳۶۳ہش

جزا سزا سے تعلق رکھنے والی

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت

اللہ تعالیٰ نے ہدایت و گمراہی اور اسی طرح نیکی اور بدی کی راہیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں اور اگرچہ اس نے ہدایت کی راہ اختیار کرنے اور نیکیاں بجالانے کی اعلیٰ سے اعلیٰ جزا اور اسی طرح گمراہی کی راہ اختیار کرنے اور بُرے اعمال بجالانے کی بعض حالتوں میں سخت سے سخت سزا مقرر کی ہوئی ہے لیکن انسان کو اس نے اس بارہ میں آزاد رکھا ہے کہ اگر وہ چاہے تو ہدایت کی راہ اختیار کر کے اور نیک اعمال بجالا کر اپنے آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ جزا کا مستحق بنالے اور اگر چاہے تو بُرائی کی راہ اختیار کر کے اور بُرے اعمال بجالا کر سخت ترین سزا کا مستحق ٹھہرے۔

اس آزادی اور اختیار کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ گمراہی اور بُرے اعمال کی سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ عفو اور درگذر سے کام لے کر سزا کو ٹالتا رہتا ہے وہ اس خیال سے گمراہ لوگوں اور بُرے اعمال بجالانے والوں کو مہلت پر مہلت دیتا چلا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سدھار لیں اور اس طرح سزا کی زد میں آنے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سنت کا مختلف پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ (یونس آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ لوگوں پر (ان کے اعمال کی) بدی (کا نتیجہ) ان کے (دنیوی) مفاد کو جلد چاہنے (اور طلب کرنے) کی طرح جلد وارد کرتا (یعنی سزا دہی میں جلدی کرتا) تو بہت جلد ان کا قصہ تمام ہو چکا ہوتا (لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ عفو و درگذر سے کام لے کر اصلاح کی غرض سے ان کی سزا کو ٹالتا رہتا ہے۔)

گمراہی اور بُرے اعمال کی یہ سزا اس دنیا میں عذاب کی شکل میں بھی ظاہر ہوتی ہے لیکن چونکہ خدا غضب میں بہت دھیما ہے اور درگذر سے کام لینا اس کی ایک بنیادی صفت ہے (اس لئے وہ مکروہ کام ہوتے دیکھتا ہے اور چپ رہتا ہے۔ لوگ سرکشی اور طغیان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں پھر بھی وہ یکدم مواخذہ نہیں کرتا بلکہ بڑی حد تک درگذر سے کام لیتا ہے اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاموش رہتا ہے۔ اور عذاب کو ایک مقررہ مدت تک جس کی طوالت کا بجز اس کے اور کسی کو علم نہیں ہوتا ٹالتا رہتا ہے۔ اپنی اس خاص صفت اور سنت کا ذکر کرتے ہوئے وہ فرماتا ہے:۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط

(الکہف آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ تیرا رب بہت بخشنے والا صاحب رحمت ہے۔ اگر وہ انہیں (یعنی خطاکار لوگوں کو) ان کے اعمال کی وجہ سے (جلد جلد) پکڑنے لگتا تو ان پر فوراً عذاب نازل کر دیتا (لیکن وہ پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ تحمل اور عفو و درگذر سے کام لیتا ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ انسان کی غلط روی اور خطاکاری کا تو یہ حال ہے کہ اگر خدا تعالیٰ عفو اور درگذر سے کام نہ لے بلکہ ہر خطا پر فوراً ہی پکڑنا شروع کر دے تو اس کرۂ ارض پر ایک جاندار بھی زندہ باقی نہ رہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ (النحل آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اگر اللہ انسانوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے فوراً پکڑ لیتا (اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا) تو وہ اس (زمین) میں کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا مگر (اس کی یہ سنت ہے کہ) وہ (اصلاح کے لئے) انہیں ایک معین مدت تک مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر (بالآخر) جب ان کا وقت مقرر آجاتا ہے تو وہ اس گھڑی سے نہ لمحہ بھر کے لئے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے نکل سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عفو و درگذر اللہ تعالیٰ کی بہت ہی عظیم الشان صفت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ عفو و درگذر سے کام نہ لے تو اس دنیا میں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا انسانوں سے خالی ہو جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عفو و درگذر کی سنت ہی ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی نافرمانی اور اس سے سرکشی کے باوجود اس کی سزا سے بچے رہتے ہیں۔ اگر وہ درگذر سے کام نہ لے اور لوگوں کو ان کی ہر خطا پر پکڑنا شروع کر دے۔ تو ان قلیل التعداد انسانوں کے سوا جو قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کے مصداق ہوتے ہیں۔ کون ہے جو اس کی پکڑ سے محفوظ رہ سکے۔

چونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اور ان کی بے شمار خطاؤں اور قصوروں سے چشم پوشی کا سلوک کرتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے بندوں کو بھی باہم عفو و درگذر سے کام لینے کی بطور خاص تلقین فرمائی ہے۔ جن انسانی معاشروں میں عفو و درگذر سے کام نہیں جاتا وہاں امن مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔

لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبی ﷺ)

ادائیگی زکوٰۃ سے
اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون۔ (سورہ روم آیت ۴۰) یعنی جو لوگ زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔

وما انفقتم من شیٔ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین

(سورۂ سبا آیت ۳۹)

یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں اور دے گا۔ اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشت قلبی کے ساتھ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیمثال عفو

شدید دشمنوں سے آپؑ کا حسنِ سلوک

انبیائے کرام کا ہمیشہ یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ وہ عفو و درگذر سے کام لیتے ہیں اس کی ایک عمدہ مثال قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں بیان کی گئی ہے کہ آپؑ کے بھائیوں نے آپؑ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے لیکن جب وہ مجرم ہونے کی حالت میں آپؑ کے سامنے حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا:۔

"لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝"

(سورۃ یوسف۔ ع ۱۰)

ترجمہ: اب تم پر کسی قسم کی ملامت نہ ہوگی (اور) اللہ (بھی) تمہیں بخش دے گا اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

حضرت یوسفؑ نے تو اپنے بھائیوں کو معاف کیا تھا لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو کا زبردست مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ان دشمنوں کو معاف کر دیا جو آپؐ کے جانی دشمن تھے اور آپؐ کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور انہوں نے آپؐ پر اس قدر ظلم ڈھائے کہ آپؐ اپنی پیاری بستی مکہ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن جب مکہ فتح ہوا تو آپؐ نے ان سب کو معاف فرما دیا

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام بھی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں پوری طرح رنگین اور آپؐ کے ظلِ کامل تھے کیونکہ مہدیؑ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

"خُلُقُهٗ خُلُقِیْ"

کہ اس کے اخلاق میرے اخلاق ہوں گے۔

چنانچہ آپؑ میں بھی عفو و درگزر کا خلق خوب نمایاں تھا اور آپؑ جو مقدس عہد خدائی حکم کے ماتحت ہر بیعت کرنے والے سے لیتے تھے اس کی شرط نمبر ۴ اور شرط نمبر ۹ کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا عہد کرے کہ:۔

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح"

اور:۔

"تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیگا"

یہ وہ عہد بیعت ہے جو احمدیت میں داخل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود نے خدائی حکم کے ماتحت مقرر فرمایا اور جس کے بغیر کوئی احمدی حقیقی معنوں میں احمدی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اب مقام غور ہے کہ جو شخص اپنی بیعت اور اپنے روحانی تعلق کی بنیاد ہی اس بات پر رکھتا ہے کہ بیعت کرنے والا تمام مخلوق کے ساتھ دلی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرے گا اور اسے ہر جہت سے فائدہ پہنچانے کے لئے کوشاں رہے گا اور اسے کسی نوع کی تکلیف نہیں ہونے دیگا۔ اس کا اپنا نمونہ اس بارے میں کیسا اعلیٰ اور ارفع ہونا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی شخص کا دشمن نہیں ہوں اور میرا دل ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے معمور ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"

(اربعین ۱ صفحہ ۲)

اور یہ محض زبانی دعویٰ نہیں تھا بلکہ حقیقت ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ مخلوق خدا کی ہمدردی میں گزرتا تھا اور دیکھنے والے حیران ہوتے تھے کہ خدا کا یہ بندہ کیسے ارفع اخلاق کا مالک ہے کہ اپنے دشمنوں تک کے لئے حقیقی ماؤں کی سی تڑپ رکھتا ہے۔

طاعون کی وباء

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو آپؑ کے مکان ہی کے ایک حصہ میں رہتے تھے اور بڑے ذہین اور نکتہ رس بزرگ تھے روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں پنجاب میں طاعون کا دور دورہ تھا اور بے شمار آدمی ایک ایک دن میں اس موذی مرض کا شکار ہو رہے تھے انہوں نے ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا اور یہ نظارہ دیکھ کر محو حیرت ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"اس دعا میں آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوز تھا کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانۂ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بیقرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوقِ خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ "الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا؟"

(سیرۃ مسیح موعودؑ۔ شمائل و اخلاق حصہ سوم صفحہ ۳۹۵ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

ذرا غور کریں کہ آپؑ کے دشمنوں پر ایک عذاب الٰہی نازل ہو رہا ہے اور عذاب الٰہی بھی وہ جو ایک خدائی پیشگوئی کے مطابق آپؑ کی صداقت میں ظاہر ہوا ہے اور پیشگوئی بھی ایسی جس کے ٹلنے سے جلد باز لوگوں کی نظر میں آپؑ کی صداقت مشکوک ہو سکتی ہے۔ مگر آپؑ کے حسین خلق کی صفت عفو جوش میں آتی ہے اور آپ نہ صرف اپنے دشمنوں کو معاف فرماتے ہیں بلکہ مخلوقِ خدا کی ہلاکت کے خیال سے بے چین ہو جاتے ہیں اور خدا کے سامنے تڑپ تڑپ کر عرض کرتے ہیں کہ اے خدا تو رحیم و کریم ہے تو اپنی مخلوق کو اس عذاب سے بچا لے اور ان کی ایمان کی سلامتی کے لئے اپنی جناب سے کوئی اور راستہ کھول دے۔

لیکھرام کے متعلق افسوس:

اس سے بڑھ کر یہ کہ جب آریہ قوم میں سے اسلام کا دشمن نمبر ایک یعنی پنڈت لیکھرام آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا تو آپؑ نے جہاں اس بات پر کہ خدا کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور اسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ظاہر ہوا ہے طبعاً شکر اور خوشی کا اظہار فرمایا وہاں آپؑ کو پنڈت لیکھرام کی موت کا افسوس بھی ہوا کہ وہ صداقت سے محروم ہونے کی حالت میں ہی چل بسا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا اگر زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے

مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب ابن مکرم خورشید بخاری صاحب
درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور امید رکھتا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جا چکا ہوتا تب بھی وہ زندہ رہتا۔"

(سراج منیر صفحہ ۲۴)

پادری مارٹن کلارک سے سلوک:

ایک دفعہ بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدام قتل کا سراسر جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور ان مسیحی پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھا۔ مگر خدا نے عدالت پر، آپ کی صداقت کھول دی اور آپ اس مقدمہ میں، جس میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر آریوں اور بعض غیر احمدی مخالفین نے بھی آپ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کسی طرح آپ سزا پا جائیں، عزت کے ساتھ بری کئے گئے۔ جب عدالت نے اپنا فیصلہ سنایا تو کیپٹن ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آپ سے مخاطب ہو کر پوچھا:۔

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں؟ اگر آپ مقدمہ چلانا چاہیں تو آپ کو اس کا قانونی حق ہے۔ آپ نے بلا توقف فرمایا کہ میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔"

(سیرۃ مسیح موعود مصنفہ عرفانی صاحب صفحہ ۱۰۷)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی رئیس فرقہ اہل حدیث کو کون نہیں جانتا وہ جوانی میں حضرت مسیح موعود کے دوست اور ہم مکتب ہوتے تھے اور حضور کی معرکہ آراء تصنیف "براہین احمدیہ" پر آپ نے بڑا شاندار ریویو بھی لکھا تھا اور یہاں تک لکھا تھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں اسلام کی تائید میں کوئی کتاب اس شان کی نہیں لکھی گئی۔ مگر مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر یہی مولوی صاحب آپ کے دشمن ہو گئے اور دشمن بھی ایسے کہ انتہاء کو پہنچ گئے اور حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا اور دجال اور ضال قرار دیا اور سارے ہندوستان کا دورہ کر کے چوٹی کے علماء سے حضرت مسیح موعود کے خلاف کفر کے فتوے حاصل کر کے آپ کے خلاف مخالفت کی خطرناک آگ بھڑکا دی۔ انہی مولوی محمد حسین صاحب کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمہ میں آپ کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل مولوی فضل دین صاحب نے جو ایک غیر احمدی بزرگ تھے مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے ان کے خاندان اور حسب و نسب کے متعلق بعض طعن آمیز سوالات کرنا چاہے مگر حضرت مسیح موعود نے انہیں یہ کہہ کر سختی سے روک دیا کہ میں آپ کو ایسے سوالات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور یہ الفاظ فرماتے ہوئے آپ نے جلدی سے مولوی فضل دین صاحب کے منہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تا کہ کہیں ان کی زبان سے کوئی نامناسب لفظ نہ نکل جائے اور اس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اپنے شدید دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔ اس کے بعد مولوی فضل دین صاحب موصوف ہمیشہ اس واقعہ کا حیرت کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جب اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اس پر بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ میں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ صفحہ ۲۴۷-۲۴۸)

ہمارے آقا و مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفت عفو اختیار کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔" (بخاری)

یعنی اپنے ہر بھائی کی مدد تمہارا فرض ہے خواہ وہ ظالم ہے یا کہ مظلوم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کے چچا زاد بھائیوں مرزا امام دین اور مرزا نظام دین صاحبان کو کون نہیں جانتا۔ یہ دونوں اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے سخت ترین مخالف تھے بلکہ حقیقتاً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کی ایذا رسانی کے لئے حضرت مسیح موعود کے گھر کے قریب والی "مسجد مبارک" کے رستہ میں دیوار کھینچ دی اور مسجد میں آنے جانے والے نمازیوں اور حضرت مسیح موعود کے ملاقاتیوں کا رستہ بند کر دیا جس کی وجہ سے حضور کو اور قادیان کی قلیل سی جماعت احمدیہ کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا اور وہ گویا قید کے بغیر ہی قید ہو کر رہ گئے۔ لاچار اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے وکلاء کے مشورہ سے قانونی چارہ جوئی کرنی پڑی اور ایک لمبے عرصہ تک یہ تکلیف دہ مقدمہ چلتا رہا اور بالآخر خدائی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فتح ہوئی اور یہ دیوار گرائی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود کے وکیل نے حضور سے اجازت لیئے بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب کے خلاف خرچہ کی ڈگری حاصل کر کے قرقی کا حکم جاری کرا لیا۔ اس پر مرزا صاحبان نے جن کے پاس اس وقت قرقی کی بے باقی کے لئے پورا روپیہ نہیں تھا حضرت مسیح موعود کو بڑی لجاجت کا خط لکھا اور یہاں تک کہلا بھیجا کہ بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعہ ہمیں کیوں ذلیل کرنے لگے ہو؟ حضرت مسیح موعود کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ اپنے وکیل پر سخت خفا ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری کیوں کرائی گرائی ہے؟ اسے فوراً واپس لو اور دوسری طرف مرزا صاحبان کو پیغام بھجوایا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں کوئی قرقی نہیں ہوگی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود مصنفہ عرفانی صاحب صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

دوست سوچیں اور غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شرکاء جن کی دشمنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ حضور کو دکھ دینے کے لئے حضور کی جماعت کو پریشان کر کے منتشر کرنے کے لئے ایک خطرناک تدبیر کرتے ہیں اور پھر اس تدبیر کو کامیاب بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے مگر جب وہ ناکام ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی اطلاع کے بغیر ان پر خرچہ کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے تو بھاگتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ظالم ہوتے ہوئے گلہ کرتے ہیں کہ ہم پر یہ بوجھ کیوں ڈالا جا رہا ہے اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود عفو سے کام لیتے ہوئے مظلوم ہونے کی حالت میں بھی اپنے دشمنوں سے معذرت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں تھا اور میرے وکیل نے مجھ سے پوچھے بغیر یہ ڈگری جاری کروا دی ہے۔

یہ سلوک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عدیم المثال سلوک کی اتباع میں تھا جو آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے مفتوح اور مغلوب دشمنوں سے فرمایا تھا اور آپ نے فرمایا تھا:۔

"اذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"

یعنی جاؤ تم آزاد ہو میری طرف سے تم پر کوئی گرفت نہیں۔

لالہ بڈھامل کا واقعہ:

قادیان میں ایک صاحب لالہ بڈھامل ہوتے تھے۔ یہ صاحب بہت کٹر قسم کے آریہ تھے اور حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے جب حضرت مسیح موعود نے قادیان کی بڑی مسجد میں آنحضرت کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ایک مینار کی بنیاد رکھی تو قادیان کے ہندوؤں نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس شکایت کی کہ اس مینار کی تعمیر روک دی جائے کیونکہ اس سے ہماری عورتوں کی بے پردگی ہوگی۔ یہ ایک فضول عذر تھا کیونکہ اوّل تو مینار کی چوٹی سے کسی کو پہچاننا بہت مشکل ہوتا ہے اور اگر بالفرض کوئی بے پردگی تھی بھی تو وہ سب کے لئے تھی جس میں احمدی جماعت بھی شامل تھی بلکہ جماعت احمدیہ پر اس کا زیادہ اثر پڑتا تھا کیونکہ یہ مینار احمدیہ محلہ میں تھا۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے حکومت کے عام طریق کے مطابق ہندوؤں کی یہ شکایت مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے پاس رپورٹ کے لئے بھجوا دی۔ یہ ڈپٹی صاحب قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود سے ملے اور مینار کی تعمیر کے متعلق حالات دریافت کئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہم نے یہ مینار کوئی سیر و تفریح یا کھیل تماشے کے لئے نہیں بنانا بلکہ محض ایک دینی غرض کے لئے بنانا ہے تا کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی پوری ہو اور تا ایک بلند جگہ سے اذان کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچائی جائے اور روشنی کا انتظام بھی کیا جائے ورنہ ہمیں اس پر روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ڈپٹی صاحب نے کہا کہ یہ ہندو صاحبان بیٹھے ہیں ان کو اس پر اعتراض ہے کہ ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ اعتراض درست نہیں بلکہ ان لوگوں نے محض ہماری مخالفت میں یہ درخواست دی ہے۔ ورنہ بے پردگی کا کوئی سوال نہیں اور اگر بالفرض کوئی بے پردگی ہے بھی تو وہ ہماری بھی ہے پھر آپ نے لالہ بڈھامل کی طرف اشارہ کیا جو بعض دوسرے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان ڈپٹی صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پاس آئے تھے اور فرمایا کہ یہ لالہ بڈھامل بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا کہ میرے لئے ان کو فائدہ پہنچانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا کوئی موقع پیدا ہوا ہو اور مَیں نے اُن کی امداد میں دریغ کیا ہو اور پھر ان سے یہ بھی پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا انہیں کوئی موقع ملا ہو اور یہ نقصان پہنچانے سے رُکے ہوں؟

حافظ روشن علی صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے ایک جیّد عالم تھے بیان کرتے تھے کہ اس وقت لالہ بڈھا مل پاس بیٹھے تھے مگر شرم اور ندامت کی وجہ سے انہیں جرأت نہیں ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بات کا جواب دینا تو درکنار حضورؑ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکیں۔ حقیقتاً یہ دشمنوں پر شفقت کی ایک شاندار مثال ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۵۲-۱۵۳)

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ آریہ قوم کی دشمنی سب کو معلوم ہے اس قوم نے ہر میدان میں حضرت مسیح موعودؑ سے شکست کھائی اور سینکڑوں نشانات دیکھے مگر اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں ہر آن ترقی کرتی گئی۔ اس قوم کا ایک فرد قادیان میں رہتا تھا جس کا نام لالہ شرم پت تھا لالہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ سے اکثر ملتے رہتے تھے اور آپؑ کی بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ تھے مگر جب بھی حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو شہادت کے لئے بلایا انہوں نے پہلو تہی کی یعنی نہ تو اقرار کی جرأت کی اور نہ انکار کی ہمت پائی۔ مگر کٹر آریہ ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ ان کا بہت خیال رکھتے تھے اور بڑی ہمدردی فرماتے تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ لالہ شرم پت صاحب بہت بیمار ہو گئے اور ان کے پیٹ پر ایک خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا اور وہ سخت گھبرا گئے اور اپنی زندگی سے مایوس ہونے لگے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو ان کی بیماری کا علم ہوا تو حضورؑ خود ان کی عیادت کے لئے ان کے تنگ و تاریک مکان پر تشریف لے گئے اور انہیں تسلی دی اور ان کے علاج کے لئے اپنے ڈاکٹر کو مقرر کر دیا کہ وہ لالہ صاحب کا باقاعدگی کے ساتھ علاج کریں۔ ان ڈاکٹر صاحب کا نام ڈاکٹر محمد عبداللہ تھا اور قادیان میں اس وقت وہی اکیلے ڈاکٹر تھے اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ ہر روز لالہ صاحب کی عیادت کے لئے اُن کے مکان پر تشریف لے جاتے رہے۔ ان ایام میں لالہ شرم پت صاحب کی گھبراہٹ سے یہ حالت تھی کہ اسلام کا دشمن ہونے کے باوجود جب بھی حضورؑ ان کے پاس جاتے تھے۔ وہ حضورؑ سے عرض کیا کرتے تھے کہ۔

"حضرت جی! میرے لئے دعا کریں"

اور حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ ان کو تسلی دیتے تھے اور دعا بھی فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عیادت اس وقت تک جاری رہی کہ لالہ صاحب بالکل صحتیاب ہو گئے۔

(شمائل حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ عرفانی صاحب)

احباب غور کریں کہ اس سے بڑھ کر ایک دشمن قوم کے فرد کے ساتھ عفو کے جذبہ اور ہمدردی اور دلداری کا سلوک اور کیا ہو سکتا ہے؟

قادیان کے آریوں کا ایک اور واقعہ بھی بڑا دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام کی موت واقع ہوئی تو آریہ قوم کی مخالفت اور بھی تیز ہو گئی اور قادیان کے آریوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ایک اخبار نکالنا شروع کیا جس کا نام "شبھ چنتک" تھا۔ یہ اخبار جو تین آریہ صاحبان یعنی سومراج۔ اچھر چند اور بھگت رام وغیرہ باہم مل کر نکالتے تھے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے خلاف گندے اعتراضوں اور گالیوں اور افترا ؤں سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس پر ایک رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" کے نام سے لکھا اور ان لوگوں کو شرافت اور انصاف کی تلقین کی اور کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی۔ مگر ان کی ناپاک روش میں کوئی فرق نہ آیا انہی دنوں کے قریب قادیان میں طاعون کی وبا پھوٹی اور حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے طاعون سے محفوظ رکھے گا اور اس طرح میرے گھر کے اندر رہنے والے لوگ بھی طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں خدائی وحی کے الفاظ یہ تھے:۔

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ"

(کشتی نوح)

یعنی مَیں جو زمین و آسمان کا خدا ہوں تیری اور تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے تمام لوگوں کی طاعون سے حفاظت کروں گا۔"

مگر خدا برا کرے تعصب کا کہ وہ انسان کی آنکھوں پر عداوت کی پٹی باندھ کر اسے اندھا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اخبار "شبھ چنتک" کے ایڈیٹر اور مینیجر وغیرہ نے یہ پیشگوئی سنی تو غرور میں آ کر اور جوشِ عداوت میں اندھے ہو کر اچھر چند مینیجر اخبار "شبھ چنتک" نے کہا:۔

"یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مَیں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔"

اس کے چند دن بعد ہی قادیان میں طاعون نے زور پکڑا اور اخبار شبھ چنتک کے سارے رکن اس موذی مرض میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ اور جب ان میں سے اچھر چند جس نے یہ بڑا بول بولا تھا اور اس کا ساتھی بھگت رام مر گئے۔ اور سومراج ایڈیٹر شبھ چنتک ابھی بیمار پڑا تھا تو اس نے گھبرا کر قادیان کے ایک قابل احمدی حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مرحوم کو کہلا بھیجا کہ مَیں بیمار ہوں۔ آپ مہربانی فرما کر میرا علاج کریں۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھ کر پوچھا کہ سومراج ایڈیٹر شبھ چنتک طاعون سے بیمار ہے اور اس نے مجھ سے علاج کرنے کے لئے درخواست کی ہے حضورؑ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جواب میں فرمایا:۔

"آپ علاج ضرور کریں کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے مگر مَیں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ یہ شخص بچے گا نہیں۔"

چنانچہ بسمل صاحب کے ہمدردانہ علاج کے باوجود سومراج اسی شام کو یا اگلے دن مر کر اپنے بدنصیب ساتھیوں سے جا ملا

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دشمنوں سے عفو کا جو بے مثال مظاہرہ فرمایا اس کی انتہا یہ تھی کہ ان کے لئے دعائیں بھی کیں اور اپنی جماعت کو بھی ایسا کرنے کی تاکید فرمائی۔ اس بات کا ذکر ہمارے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء میں فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے پیش نظر جماعت کو اپنے مخالفوں اور اپنے گھروں میں اپنے ایسے عزیزوں اور دوستوں کے لئے جن سے ناچاقی ہو جائے۔ دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حقیقتہً موذی نہیں ہونا چاہیئے شکر کی بات ہے کہ مَیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی مَیں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۷-۹۶)

یہ تھا ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے مثال عفو اور دشمنوں کے مقابل پر نمونہ۔ پس آج ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم اپنے آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے عفو کی صفات اپنے اندر پیدا کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر پر عمل کرتے ہوئے خدا کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں کہ

"گالیاں سُن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

وما علینا الا البلاغ المبین!

○

شکریہ و دعا

مکرم چوہدری منیر نواز صاحب نے الفضل کی اعانت کے سلسلہ میں ۴۰۰/- روپے ادا فرمائے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین!

(مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حسب ذیل مزید مخلصین جماعت نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کرکے معاونین خصوصی کی صف دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جان مال اور نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم میاں سراج احمد صاحب = ۹۶ پونڈ
۲۔ " خالد سعید صاحب = ۹۶ "
۳۔ " میاں الطاف احمد صاحب = ۸۸ "
۴۔ " ملک ناصر احمد صاحب = ۸۸ "
۵۔ " ملک عبدالخالق صاحب = ۸۸ "
۶۔ " نثار احمد صاحب = ۸۸ "
۷۔ " شبیر احمد جلال صاحب = ۸۸ "
۸۔ " عبدالودید انجم صاحب = ۸۸ "
۹۔ " بشارت احمد ناصر صاحب = ۸۸ "
۱۰۔ " سید محمد حسن صاحب = ۷۹ "
۱۱۔ محترمہ امۃ العلیم صاحبہ = ۷۸ "
۱۲۔ مکرم ابراہیم نصر اللہ صاحب = ۷۰ "
۱۳۔ " سید اعجاز احمد صاحب = ۷۰ "
۱۴۔ " سید آفتاب احمد صاحب = ۷۰ "
۱۵۔ مکرم مرزا محمد اصغر صاحب = ۷۰ پونڈ
۱۶۔ " عبدالحلیم خان صاحب = ۷۰ "
۱۷۔ " احمد دین صاحب = ۷۰ "
۱۸۔ مکرمہ عابدہ تنویر صاحبہ = ۶۸ "
۱۹۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب = ۶۱ "
۲۰۔ " مرزا عبدالباسط صاحب = ۶۱ "
۲۱۔ " مبشر احمد صاحب = ۶۱ "
۲۲۔ مکرمہ مبارکہ سلطانہ شاہد صاحبہ = ۵۹ "
۲۳۔ " رفیقہ بیگم صاحبہ = ۵۹ "
۲۴۔ " امۃ القیوم صاحبہ = ۵۹ "
۲۵۔ مکرم محمد شریف مانگٹ صاحب = ۵۶ "
۲۶۔ " ناصر احمد صاحب اعوان = ۵۲ "
۲۷۔ " صوفی صالح محمد صاحب = ۵۲ "

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

پنجاب کے میڈیکل کالجز میں داخلہ

نئے تعلیمی سال ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں فرسٹ ائیر ایم بی بی ایس کلاس میں داخلے شروع ہیں۔ پنجاب کے سکونتی طلباء و طالبات باقاعدہ طبع شدہ فارم پر اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل دستاویزات کے ہمراہ دفتر پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں جمع کروا سکتے ہیں:۔

- میٹرک سرٹیفکیٹ
- ایف ایس سی سرٹیفکیٹ
- کالج کا پروویژنل سرٹیفکیٹ
- ڈومیسائل سرٹیفکیٹ
- میڈیکل موزونیت سرٹیفکیٹ
- ڈاکٹر کے بچوں کی صورت میں والد/والدہ کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ
- دو عدد تصدیق شدہ تصاویر
- بیان حلفی

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء ہے۔ داخلہ فارم اور مزید راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران سے رابطہ قائم فرمائیں:

چوہدری سمیع اللہ صاحب کمرہ ۱۶ نیو ہاسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور
راجہ مسعود احمد صاحب کمرہ ۳۴ ہوسٹل ۲ علامہ اقبال میڈیکل کالج نزد نیو کیمپس لاہور
محمود احمد اشرف صاحب ۷۲۔ دارالصدر شرقی ربوہ

(پرویز احمد) دارالحمد۔ ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ ۱۶)

اعلان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمائیں کہ شعبہ تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت دفتر اول کے اسماء جن مجالس کو بھجوائے گئے تھے۔ ابھی اکثر مجالس نے اس سلسلہ میں دفتر اول دوم کے مجاہدین کا وعدہ نہیں بھجوایا۔ براہ نوازش یہ فہرستیں بہت جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ کیلئے نمایاں قربانی

برادرم مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مبلغ انچارج برطانیہ نے اطلاع دی ہے کہ مکرم قمر الدین امینی صاحب صدر جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۱۱/۸۳ پڑھ کر بیوت الحمد منصوبہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ کیا ہے جو وہ چار سال کے عرصہ میں ادا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اموال اور نفوس میں بے حد برکت ڈالے اور مزید قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

ضروری احتیاط

اخبار "الفضل" جماعت احمدیہ کا مذہبی اخبار ہے جس میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ درج ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کرتے رہیں کہ اخبار کا کوئی ورق یا حصہ کہیں ردی میں نہ جائے اور نہ کہیں باہر گرا پڑا نظر آئے تاکہ آیات قرآنیہ کا تقدس برقرار رہے۔ تمام احباب اس بارہ میں بہت احتیاط سے کام لیں۔ بلکہ "الفضل" کے سوا بھی کوئی ایسا ورق جس میں قرآن کریم کی آیت ہو وہ کہیں باہر نہ پھینکا جاوے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح وارشاد)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

درج ذیل دوستوں نے مستحق احباب کے لئے خطبہ نمبر و روزانہ اخبار جاری کروائے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں برکت دے آمین

۱۔ مکرم اعجاز احمد صاحب بدین شہر: ۵۰۰/-
۲۔ " عارف صدیقی صاحب کراچی: ۲۱۰/-
۳۔ " چوہدری بشیر الدین محمود صاحب " : ۱۲۵/-
۴۔ " " مختار احمد باجوہ صاحب " : ۱۲۵/-
۵۔ " محمد صدیق صاحب شمس کراچی: ۱۲۵/-
۶۔ " عبدالحمید صاحب " : ۱۲۵/-
۷۔ مکرم پروفیسر منیر احمد صاحب کراچی: ۱۲۵/-
۸۔ " منصور احمد صاحب " : ۳۵/-
۹۔ " چوہدری محمد الدین صاحب " : ۳۵/-
۱۰۔ " ڈاکٹر محمد یونس صاحب " : ۳۵/-
۱۱۔ " محمد جمیل صاحب ڈار " ۳۵/-

(منیجر الفضل ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" از حضرت مصلح موعود مقرر ہے جس کی قیمت ۸ روپے ہے۔ قائدین مجالس مرکز سے یہ کتاب منگوا کر خدام کو اس کا مطالعہ کروائیں۔ اس کے علاوہ جو کتب خدام دوران ماہ مطالعہ کریں اس کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ

نوٹ:۔ خدام کو اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب خود زیر مطالعہ رکھنی چاہیئے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمام لجنات متوجہ ہوں

آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ ۱۱-۱۲ فروری ۱۹۸۴ء میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ تمام اضلاع کی لجنات سے درخواست ہے کہ سب اپنی کھلاڑی لڑکیاں اس میں شمولیت کے لئے بھیجیں جو لجنات پہلی دفعہ شامل ہو رہی ہیں وہ مرکزی دفتر کو اطلاع دے کر اپنے لئے دوپٹوں کے رنگ، کوائف اور ہدایت نامہ منگوالیں۔ آنے سے قبل مکمل اطلاع اور تعداد سے اطلاع کی جائے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

مسل ۲۵۳۹۲

میں رانا صوفی وسیم احمد ولد رانا شبیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کلروالا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۸-۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ دکان کراکری جس پر پچاس ہزار -/۵۰،۰۰۰ روپے کا سرمایہ لگایا گیا ہے۔
اس وقت مجھے مبلغ بیس ہزار روپے سالانہ بصورت دکان کراکری مل رہے ہیں۔
میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رانا صوفی وسیم احمد قلعہ کلروالا ۵/۲ خاص ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ قلعہ کلروالا۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد نمبر ۲ محمد امین صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کلروالا ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۳۹۳

میں غلام احمد ولد اللہ دتہ صاحب قوم سندھو پیشہ پٹہ گری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۴-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ کنال زمین ربوہ میں مالیتی -/۳،۰۰۰ روپے یہ قیمت ۱۹۸۱ء کی ہے یہ زمین چمن عباس کے نزدیک واقع ہے چالیس ہزار روپے -/۴۰،۰۰۰ روپے نقد بنک میں جمع ہیں۔
اس وقت مجھے مبلغ سات ہزار -/۷،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔
میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ یعنی ۲۸-۹-۱۹۸۳

العبد۔ حفیظ اللہ ملک ولد محمد عبداللہ ملک صاحب ٹاؤن شپ لاہور معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ
گواہ شد۔ عبدالرشید احمد صاحب
گواہ شد۔ حفیظ احمد بھٹی صاحب

وصیت ۲۲۸۲۷

مسل ۲۵۳۹۶

میں مخطول بیگم زوجہ محمد انور صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن بی خان پور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۷-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ -/۶۲،۰۰۰ روپے جو مجھے حصہ آبائی سے ملی ہے۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار بصورت پنشن (مرحوم خاوند کی مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ مخطول بیگم بیوہ محمد انور صاحب ۲۹۴ ماڈل ٹاؤن بی خان پور ضلع رحیم یار خان
گواہ شد۔ ضیاء الدین صاحب ولد ملک نور الدین صاحب وصیت ۱۳۵۴۰
خان پور ضلع رحیم یار خان
گواہ شد نمبر ۲ عبدالحمید صاحب ولد محمد الدین صاحب محلہ فرخ آباد خانپور ضلع رحیم یار خان

مسل ۲۵۳۹۷

میں چوہدری اعجاز الرحمٰن ولد چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب۔
قوم جٹ بھرا پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴ واپڈا کالونی اپر مال ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت میری کل جائیداد منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۳۳۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔
میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔
اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔
میری یہ وصیت تاریخ ۱/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب ولد چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب
۴ واپڈا کالونی اپر مال لاہور
گواہ شد۔ محمد مسعود اقبال صاحب ولد غلام محمد ثالث صاحب
۱۹۶۱۲
۸ واپڈا کالونی اپر مال لاہور
گواہ شد۔ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب ولد چوہدری علی اکبر صاحب
لاہور۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-
"یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں"
(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

میری تایازاد بہن اور بڑی بھاوج حلیمہ بی بی صاحبہ کی وفات

(از حمیدہ تبسم صاحبہ اہلیہ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب استاذ الجامعہ ربوہ)

میرے سب سے بڑے بھائی جان مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ کی بیگم اور میری تایازاد بہن حلیمہ بی بی صاحبہ ۲۹ر نومبر ۱۹۸۳ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ خداوند کی خدمت گزار بہت سخی اور مہمان نواز تھیں۔ اپنے عزیزوں اور اقربا کو اکثر نہایت ہی پسندیدہ اور قیمتی تحفوں سے نوازا کرتی تھیں۔

اپنے آبائی وطن پنڈی لالہ ضلع گجرات میں بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جس کی وجہ سے گاؤں میں بہت ہی مقبول تھیں۔ ویسے بھی ان کا حلقہ اثر و ملاقات بہت وسیع تھا۔ ہر کسی کی خوشی و غمی میں شامل ہوتی تھیں۔ ان کی وفات پر سارے گاؤں میں ہی صفِ ماتم بچھ گئی اور آپ کی جدائی کو ہر چھوٹے بڑے نے محسوس کیا۔

اپنے بھائی مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب ڈپٹی کمپٹرولر دفتر آڈیٹر جنرل پاکستان۔ کراچی (سابق محاسب جماعت احمدیہ کراچی) کی وفات کے بعد ان کی صحت گرتی ہی چلی گئی۔ مرحومہ دل کے عارضہ سے بیمار تھیں اور اسی عارضہ سے آپ نے وفات پائی۔ آخری دو ماہ ان کے شدید بیماری اور دل کے عارضے کے سخت عالم میں گزرے۔ مرحومہ نے بہت تکلیف اٹھائی۔

دل کے عارضے سے چار سال سے بیمار تھیں۔ لیکن اس کے باوجود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ ضرور آتیں اور بہت ذوق و شوق کے ساتھ سب اجلاسوں میں شمولیت اختیار کرتیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات نصیب ہوں اور ہمیں ان کے نیک اخلاق اپنانے کی توفیق ملے آمین۔ اللّٰھم آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اول

کام لے کر معاف کرتے چلے جائیں۔

حضور نے فرمایا۔ عفو انسانی کردار کا نہایت حسین پہلو ہے اسے اپنے اندر پیدا کریں۔ آج دنیا کی بڑی بڑی خرابیاں عفو کا جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ اسلام جہاں بدلہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔ وہاں پہلے تو یہ شرط عائد کرتا ہے کہ بدلہ اتنا ہی لیا جائے جتنا ظلم ہوا ہے اور اس کے علاوہ اسلام کا یہ کہنا ہے کہ بدلہ لینا تو نہایت ادنیٰ خلق ہے۔ اعلیٰ اخلاق تو یہ ہے کہ مخالف کو عفو سے کام لے کر معاف کر دو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ نہ صرف معاف کرو بلکہ دشمن کے لئے دعا کرو اور کم از کم تین بار دعا کرو۔ حضور نے احباب جماعت کو اس عظیم خلق کی طرف متوجہ فرمایا کہ غیر دل کے ساتھ بھی عفو کا معاملہ کریں اور خود اپنے گھروں میں بھی اس پر عمل پیرا ہوں۔ جب گھر میں کوئی فرد کسی دوسرے پر ظلم یا زیادتی کرے تو پہلا نہ صرف یہ کہ بدلہ نہ لے اور اسے صدق دل سے معاف کر دے بلکہ اس کے لئے دعا بھی کرے

حضور نے فرمایا۔ اپنے اپنے گھروں میں اس بات کو آزما کر دیکھیں تو آپ کے گھر

جنت بن جائیں گے

حضور نے فرمایا اگر احمدیوں نے اپنے گھروں کو جنت نہ بنایا تو وہ دوسرے لوگوں کے گھروں کو جنت کیسے بنائیں گے۔ احمدیوں نے ساری دنیا کو حسن اخلاق سکھانا ہے اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق پر قائم کرنا ہے

حضور نے فرمایا۔ بڑی تیزی سے وہ وقت آ رہا ہے جب کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہوں گے بلکہ داخل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مجھے فکر ہے کہ ہم ان کو سنبھال لیں گے کیسے؟ اس لئے بڑی جلدی اس طرف متوجہ ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے پاکستان میں اور افریقہ کے ممالک گھانا۔ نائیجیریا۔ چاڈ وغیرہ میں خشک سالی دور ہونے کے لئے دعا کی تحریک کی اور احباب کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص درد سے دعائیں کریں کہ اے خدا! اگر تو ان لوگوں سے ناراض بھی ہے تو انہیں معاف فرما اور ان کے لئے بکثرت پانی نازل فرما۔ آمین

○

گورمکھی ترجمہ قرآن بقیہ صفحہ اول

نہ کوئی سفارش کام آئے گی۔ یقیناً ایمان نہ لانے والے ہی برے اعمال کرنے والے ہیں۔

اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم الذات ہے اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے آگے سفارش کرے۔ سوائے اس کے جس کو وہ اجازت دے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور وہ بھی جو کچھ ان کے پیچھے ہے جبکہ انہیں اس کے علم میں سے کچھ بھی پتہ نہیں سوائے اس کے کہ جتنا وہ چاہتا ہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر وسیع ہے اور ان کی حفاظت اس پر گراں نہیں اور وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہدایت اور صحیح راستہ گمراہی سے واضح کر دیا گیا ہے پس جو کوئی باطل معبودوں کو چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے۔ وہ ایک مضبوط رشتہ (کڑے) کو تھام لیتا ہے جو کبھی بھی ٹوٹنے کا نہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جو غیر مسلم قرآن پڑھنے کی خواہش تو رکھتے ہیں لیکن اس کے حجم سے گھبراتے ہیں انہیں میرا مشورہ ہے کہ چھوٹی سورتوں سے جو قرآن کریم کے آخر میں ہیں۔ مگر ابتدائی دور میں الہام ہوئی تھیں شروع کریں۔ یہ سورتیں بہترین (زبردست) شاعری ہیں۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ گزشتہ پچاس سالوں میں یورپ اور افریقہ میں اسلام کو پھیلانے کے لئے احمدیوں جیسا کام کسی گروہ نے نہیں کیا۔ یہ ستم ظریفی ہے کہ احمدیوں کو بھی پاکستان کی سپریم کورٹ نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ کیا کسی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی دوسرے کے عقیدہ کا فیصلہ کرے (خوشونت سنگھ)

(ہندوستان ٹائمز ۵ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

نوٹ:۔ فاضل قلم کار کی تحریر میں دو باتیں قابل اصلاح ہیں۔ اول محترم گیانی عباد اللہ صاحب سکھ نو مسلم نہیں ہیں بلکہ پیدائشی مسلمان ہیں۔ دوم یہ کہ احمدیوں کو پاکستان کی سپریم کورٹ نے نہیں بلکہ قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دیا تھا (ادارہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

● عزیزہ رفعت ہاشمی صاحبہ بنت برادرم عزیزم مختار احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۳ء ڈیڑھ بجے بعد دوپہر لال ہسپتال امرتسر میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود عزیزم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ جھانسی کا بیٹا اور محترم ڈاکٹر غلام احمد صاحب جھانسی کا پوتا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک۔ صالح۔ لمبی عمر پانے والا۔ خادم دین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(مختار احمد ہاشمی پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

● میرے برادر اکبر مکرم عبید الرحمٰن صاحب ارشد ریٹائرڈ ڈویژنل پے ماسٹر (ریلوے) لاہور عرصہ قریباً چار ماہ سے بیمار ہیں۔ ناز کلینک لاہور میں خصوصی ماہرین کے زیر علاج رہے ہیں۔ طبیعت از حد کمزور ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد بشیر شاد۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت ہے

دفتر کے لئے ایک محنتی دیانتدار۔ مڈل پاس آدمی کی۔ معقول مشاہرہ دیا جائے گا پریذیڈنٹ محلہ کی تصدیق کے ساتھ فوراً رابطہ قائم کریں۔

عبد الحمید عارف

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ

فون: 498 478